دُور کی نظر

دُخترانِ کلیسیاء کے نام

از: پادری نوید ملک

دُور کی نظر

دُخترانِ کلیسیاء کے نام

از: نوید ملک

پوسٹ بکس نمبر 17686 کراچی 75300

فون نمبر: 0300-9255227

وَیب سائٹ:

www.newlifeinstitute.org

دور کی نظر

دُختران کلیسیاء کے نام

مضمون ہٰذا، عہدِ حاضر کی کلیسیاء کی اہم ضرورت کے پیشِ نظر تحریر کیا جا رہا ہے۔ میں خداوند کا نہایت ممنون ہے کہ اُس نے مجھے اس مضمون پر چند حروف تحریر کرنے کے لئے الفاظ بخشے۔ بندہ ناچیز تو ہمہ وقت زبانِ قلم سینۂ قرطاس پر رکھے مستعد رہتا ہے کہ دورِ حاضر کے کسی بھی اہم موضوع کی طرف اہلِ کلیسیاء کی توجّہ مبذول کروائی جائے۔ میں جانتا ہوں کہ ماضیِ رفتہ میں بھی ایسے چند مضامین پر قلم اُٹھایا گیا اور میری حوصلہ افزائی کی گئی اور انہی توقعات کے تحت پھر سے کمر بستہ ہوں۔ دُعا ہے کہ اے خداوند میرے

لفظوں کو روح القدس کا ایسا بپتسمہ دے دے کہ یہ الفاظ دُختران کلیسیاء اور بزرگانِ کلیسیاء کے دِلوں میں اُتر جائیں اور بند بند اور گودے گودے سے پار ہو جائیں۔

مصنف کا یہ مضمون ایک اخبار اور کُچھ جریدوں میں بھی آ چُکا ہے اور اہلِ دانش نے مشورہ دیا کہ اسے ایک کتابی صورت بھی دی جائے تا کہ جن تک اخبار نہیں پہنچ سکتا وہ بھی اسے پڑھ کر اپنے صفیں درست کر پائیں۔ لہٰذا یہ قلیل سا کتابچہ بڑی ضخیم باتوں کیساتھ آپ کی نظر ہے۔ اُمید کرتا ہوں کہ آپ اسے پڑھ کر دوسروں کیلئے برکت کا سبب بنیں گے۔

عزیز دُخترانِ و بزرگانِ کلیسیاء ! میں نے جس مضمون پر

لکھنے کی سعی کی ہے وہ عہدِ حاضر کی بڑی کرب انگیز صداا
ور پکار ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کلیسیاء میں قارئین کی کمی
ہے تو بھی شاید میری بات کسی ایک کی ہی سمجھ میں آجائے،
تو بس میرا مقصد پورا ہو جائیگا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ
پڑھنے والوں میں بھی کُچھ تو تنقیدی نظر سے اور کُچھ تحقیقی
نظر سے پڑھتے ہیں۔ کُچھ حصولِ علم کے لئے اور کچھ
مضمون میں پائے جانے والے تجسّس کے تحت پڑھتے
ہیں۔ کئی جو مصنف کے مدّاح اور شیداء ہوتے ہیں وہ
اُس کے مضامین کو ہاتھوں ہاتھ لیتے اور پڑھتے ہیں۔

مصنفِ مضمون اس بات کا آپ کو یقین دلاتا ہے کہ دورانِ
مطالعہ آپ محسوس کریں گے کہ یہ مضمون گویا کہ میرے ہی

لئے لکھا گیا ہے۔ عین ممکن ہے کہ یہ مضمون آپ میں سے
کُچھ کے لئے کڑوی گولی کی طرح ہو یا زخموں پر نمک کا سا
کام کرے۔ لیکن ازراہِ کرم اس کڑوی گولی کو نِگل لیجئے،
یقیناً صحت پائیں گے اور یاد رکھیں کہ اگر زخم پہلے ہی سے
موجود ہو تو نمک تو پھر لگتا ہی ہے۔ خالی جِلد پر نمک کُچھ
نہیں کرتا، نمک زخم پہ ہی لگا کرتا ہے۔

بندۂ ناچیز اس مضمون میں چند نصیحت آموز باتیں کریگا اور
وہ دُختران و بزرگانِ کلیسیاء کو یہ باور کروانا چاہتا ہے کہ یہ
بات ہر طرح سے سچ اور قبول کرنے کے لائق ہے کہ ہر
چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی اور مستقبلِ بعید کے سُہانے خوابوں
کی دھندلی تعبیر کے لئے اپنا حال داؤ پر نہ لگائیں۔ مصنف

جہاں دیگر خداداد نعمتوں کو خداوند کے جلال کے لئے
استعمال کرنے میں سرگرمِ عمل ہے وہاں وہ ایک صلاح کار
بھی ہے۔فرزندانِ کلیسیاء ٹیلی فون کے ذریعے اور روبرو
بیٹھ کر" گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے" کی بڑی
دردناک روداد سُناتے ہیں اور کوئی مناسب مشورہ مانگتے
ہیں۔وہ اپنی عزت وناموس اور گھر کی چادر کے پاش پاش
ہو جانے کی روداد بیان کرتے ہیں اور خون کے آنسوؤں
کے ساتھ کہتے ہیں کہ اب کیا کریں۔اپنی بیٹی کے ہاتھوں
ہم لُٹ گئے ہیں اور کہیں کے بھی نہیں رہے۔یاد رہے کہ
ہم مشرق میں رہتے ہیں مغرب میں نہیں رہتے۔اگرچہ
مشرق کے مغرب بننے کے آثار ہمارے اعمال وافعال
سے بخوبی نظر آرہے ہیں۔ہم معاشرتی بے حیائی اور بے

زاہ روی کو ماڈرن اِزم، جدید دور اور ترقی یافتہ قوم کا نام دیتے ہیں۔ جدید فیشن اِزم نے ہمیں ننگا کر کے رکھ دیا ہے۔ قمیض کے چاک اتنے ہوتے ہیں کہ تیز ہوا کے بے شرم جھونکوں کے پڑنے سے بنتِ کلیسیاء ننگی ہو جاتی ہے اور یہ دیکھ کر شریف آدمی اپنی آنکھیں جُھکا لیتا ہے۔ اور اگر بابا بولتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ "آپ کا دور چلا گیا ہے آپ پرانے دور کے لوگ ہیں۔ یہ جدید فیشن ہے سب اسی طرح سے پہنتے ہیں"۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جب سب کوئیں میں یا آگ میں چھلانگ لگائیں تو تُم نہیں لگاؤ گی۔

ہم اپنے آپ کو ترقی یافتہ قوم کہتے ہیں جبکہ اپنی ہی تباہی

کے لئے ہتھیار خود بنائے بیٹھے ہیں۔ بہت سے ایسے
والدین جو اپنی اولاد سے زخم کھائے خاکسار سے کوئی
مشورہ لینے یا کوئی تسلی کی بات سُننے کے لئے آتے ہیں اور
اپنے پیٹ پر سے کپڑا اُٹھاتے ہیں تو اُن کی حالتِ زار،
مایوس و معصوم چہروں اور پُرنم اور اشکبار آنکھوں کو دیکھ کر
دِل خون کے آنسو روتا ہے۔ اُن کے زخمِ جگر اپنی ہی آستین
کے سانپ کے ڈسنے کے سبب سے لگے ہوتے اور اس
قدر گہرے ہوتے ہیں کہ وہ سِسکیاں لیتے ہوئے اپنی
زندگی کے سانسوں کی ڈوریاں توڑ ڈالنے کے لئے سوچ
رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ نہ تو وہ اس زمانے کا مقابلہ کر سکتے
اور نہ ہی کسی کو منہ دِکھا سکتے ہیں۔ وہ اندر ہی اندر تو پہلے ہی
مَر چکے ہوتے ہیں اور بن پوچھے ہی اُن کے چہرے اس

بات کا پیٹ پیٹ کر اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ "گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"۔

یہاں پر میں اس مضمون کو کھول کر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ میرے قارئین سمجھ پائیں کہ میں کون سے اسٹیشن سے بول رہا ہوں۔ اگر آپ بیٹی ہیں جو اس مضمون کو پڑھ رہی ہیں یا بیٹا ہیں یا آپ والدین ہیں تو یاد رکھیں کہ یہ مضمون آپ کی بڑی توجہ کا خواہاں ہے۔ براہ کرم اس مضمون کے لئے وقت دیجئے اور توجہ دیجئے۔

مجھے کئی ایسے اُجڑے ہوئے مسیحی والدین سے واسطہ پڑا جو یہ کہتے ہیں کہ "ہماری بیٹی نے ایک غیر مسیحی شخص کیساتھ

پسِ پردہ شادی کر لی ہے اور اب کوئی مشورہ دیں کہ کیا کریں کیونکہ اُس نے تو ہماری عزت کو خاک میں ملا دیا ہے"۔ یہ حال صرف بیٹی والوں کیساتھ ہی نہیں ہوتا بلکہ کئی بار تو مجھے ایسے مسیحی والدین کی بھی صلاحکاری کرنے کا اتفاق ہوا جنہوں نے یہ کہا کہ "ہمارے بیٹے نے پسِ پردہ ایک غیر مسیحی لڑکی سے شادی کر لی اور بتائیں کہ اب کیا کیا جائے"۔

جب میں عہدِ عتیق کو بنیاد بناتے ہوئے بات کرتا ہوں تو خدا نے قوم بنی اسرائیل کو اپنے لوگ، میرے لوگ، برگذیدہ و چنیدہ قوم کہہ کر پکارا۔ گویا یہ لوگ خدا کو واقعی بہت ہی زیادہ عزیز تھے۔ غلامیِ مصر سے نکال لانے

کے لئے اُسے اُن کی قیمت ادا کرنی پڑی۔ بیاباں وصحرا میں اُس نے اُنہیں کھلایا، پلایا اور پہنایا اور دُشمنانِ اسرائیل سے اُنہیں رہائی بخشی۔ خدا خود اُن کی طرف سے ہو کر لڑا اور غیر قوموں کو مفتوح کیا اور بنی اسرائیل کو فتح یابی سے ہمکنار کیا۔

چنانچہ خدا اور بنی اسرائیل کے درمیان جو معاہدہ تھا وہ ''موسوی شریعت'' تھی۔ خدا نے بنی اسرائیل کو خبردار کیا تھا کہ تُم میرے آئین کے فرمانبردار رہنا اور اس صورت میں تُم میرے لوگ اور میں تمہارا خدا ہوں گا۔ ہم میں جُدائی کی دیوار کے حائل ہونے کی وجہ صرف یہ ہوگی کہ تُم میری شریعت کا مضحکہ اُڑاؤ اور اُس کی نافرمانی

کرو۔ چنانچہ قوم بنی اسرائیل نے وہی کیا جو جنتِ ارضی
یعنی باغِ عدن میں آدم وحوا نے کیا تھا۔ اُنہوں نے وہی کیا
جو اُن کی نظر میں جسم کی خواہش، آنکھوں کی خواہش اور اُن
کیلیے روشن مستقبل کے سُہانے خواب دیکھنے کے لئے حکیم
وعاقل بنانے والا تھا۔ بنی اسرائیل نے بھی غلامیِ مصر سے
رہائی پانے کے بعد غلامیِ جسم وچشم کے آہنی پنجوں میں
اپنے آپ کو پھنسا لیا۔ عہدِ حاضر کا انسان بھی بالکل اسی
بات کی دہرائی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ میں ہمیں یہ بات بار بار نظر آتی ہے
کہ جسم وچشم کی خواہش نے اُنہیں کس طرح مجبور کر دیا کہ
اُنہوں نے محبتِ الٰہی کا سودا کر دیا اور یوں نافرمان ہو کر

شریعت کی حکم عدولی کی۔اس غلامی کے ریلے میں رہنماہانِ اسرائیل تو کیا سلیمانؔ بادشاہ جیسے دانا، داوٗد جیسے خدا کے دِل کے سے آدمی اور سمسونؔ جیسے خدا کے نذیر بھی بہہ گئے۔ چنانچہ بطورِ سزا خدا نے بنی اسرائیلؔ کو غیر قوموں کے حوالے کر دیا جو ایک لحاظ سے اُن کے لئے پولیس والے تھے جن کے ہاں بنی اسرائیل کو لوہے کے چنے چبونے پڑے۔یاد رکھیں کہ عبرانیوں کا مصنف فرماتا ہے کہ خدا جس کو بیٹا بنا لیتا ہے اُسے کوڑے بھی لگاتا ہے(عبرانیوں ۱۲:۷-۸)۔ہم میں سے بھی کُچھ اپنی نافرمان اولاد کیساتھ اسی طرح کرتے ہیں اور بچپن میں جب ہم بھی اپنے والدین کے نافرمان ہوئے تو ہمارے ساتھ بھی اسی طرح سے ہوا۔

سلیمانؑ فرماتا ہے کہ لڑکے کو چھڑی سے باز نہ رکھ (امثال ۱۳: ۲۴؛ ۲۳: ۱۳: ۱۴؛ ۲۹: ۱۵) اور ایک اور مقام پر ہے کہ لڑکے کی اُس راہ پر تربیت کر کہ بوڑھا ہو کر بھی وہ اُس راہ سے نہ مُڑے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بچوں کو مار مار کر اُن کی کھال اُتار دیں یا صلاحکاری کے لئے مارنا بہت ضروری ہے۔ اگر مارنا ہی مقصود ہو غصہ میں نہیں بلکہ محبت میں ایسا کریں۔ جب غصہ اُتر جائے تو پھر ایسا کریں اور اپنے بچے پر ظاہر بھی کریں کہ اگر تمہاری گردجھاڑی گئی ہے تو اس کی وجہ کیا ہے۔ بے رحمی کیساتھ کبھی بھی نہ ماریں اور مارنا ہی ہے تو پھر بچے کی پیٹھ پر ماریں کیونکہ یہاں پر مارنے سے بچے کا جسمانی طور پر کچھ زیادہ نقصان نہیں ہو

گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اولاد کے مخالف سمت پر جانے کی وجہ ہمارا لاڈ ہے۔ اگر باپ اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ماں بچوں کا ساتھ دینا شروع کر دیتی ہے اور اگر ماں اصلاح کرتی ہے تو باپ بچوں کا ساتھ دینا شروع کر دیتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ روحانی طور پر اُن کی اصلاح نہ ہونا، دُعا نہ کرنا اور اُن کو نمونہ نہ دینا بھی ایک نہایت ہی اہم وجہ ہیں۔ اگر ہمارے بچوں کی جڑیں مسیح میں مضبوط ہونگی تو وہ ایسا نہیں کریں گے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کریں، سنڈے اسکول بھیجیں اور اُن کو خدا کی راہ کی تعلیم دیں تاکہ جب وہ جوان ہوں تو اپنے والدین کے

لئے بے عزتی کا سبب نہ ہوں ۔ ایسی بیٹیاں اور بیٹے جو غیر مسیحی لوگوں کیساتھ ناطے جوڑتے ہیں وہ خدا کے کلام کو سمجھ نہیں رہے ہوتے کیونکہ اگر وہ سمجھتے تو پھر خواہشِ نفس پر غالب آتے اور اپنے والدین کی باتوں کے قدر دان ہوتے۔

میں مختصراً یہ کہہ رہا ہوں کہ خدا نے غیر قوموں کیساتھ اسی لئے بیاہ شادی کرنے سے منع فرمایا کیونکہ غیر قوم کی خواتین نے بنی اسرائیل کے دِلوں کو اپنے دیوتاؤں کی طرف موڑا۔ اور خدا کی یہ قطعاً مرضی نہیں تھی کہ وہ اُس کے احسانات کو بھول کر غیر معبودوں کی طرف مائل ہو جائیں۔ تاہم عہدِ جدید میں بھی ہم یہی تعلیم دیکھتے ہیں کہ "ناہموار

جوئے میں نہ جُتو کیونکہ راستبازی اور بے دینی، نور اور تاریکی کا کیا میل"۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ............

اے دُخترانِ کلیسیاء! مسیحی بیٹیو! تُم غیر مسیحی نوجوانوں کے پھندے میں نہ پھنسو کیونکہ یہ خدا کی مرضی نہیں ہے۔ اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شعبہ طِب سے منسلک دُخترانِ کلیسیاء زیادہ تر بدنام ہیں۔ میں سب کی بات نہیں کرتا کیونکہ کئی بیٹیاں مسیح کی اچھی گواہ بھی ہیں لیکن کئی ایسی ہیں جو مسیح کے نام پر دھبہ اور اپنے والدین کے لئے بے عِزتی کا سبب ہیں۔ اگرچہ غیر مسیحی لوگوں کو اجازت ہے کہ وہ مسیحی لڑکی سے شادی کر سکتے ہیں (یاد رہے کہ مسیحی

بیٹے سے نہیں بلکہ صرف بیٹی سے اجازت ہے) لیکن اہلِ کلیسیاء کو کسی بھی بے ایمان سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے خواہ وہ مائیکل سمتھ کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو بلکہ یہ سختی سے منع ہے۔ مسیحی ایماندار بیٹی کی شادی صرف مسیحی ایماندار بیٹے سے ہی ہونی چاہئے اور جو اس سے باہر نکل جاتے ہیں وہ کلام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو دانا سمجھتے ہوئے اندھے کنوئیں میں چھلانگ لگا دیتے ہیں۔

کچھ بیٹیاں جب دامِ عشق میں جسم و چشم کی رغبتوں میں پھنس کر اپنے والدین، اپنے ایمان، اپنی عزتِ نفس اور اپنے معصوم بہن بھائیوں کی عزت کا بیہودہ اسکریوتی بن کر سودا کر بیٹھتی اور اُن کی عزت و ناموس کی دھجیاں اُڑاتی

اور اُسے خاک میں مِلا دیتی ہیں اور اپنے بزرگوں کی ناک کاٹ کر اُن کے ہاتھ میں دے دیتی اور اُن کی پگڑی کو پاؤں تلے روندتی ہیں تو کیا آپ یہ سمجھتی ہیں کہ آپ کے بزرگوں اور چھوٹے بہن بھائیوں کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو اور اُن کے ٹوٹے ہوئے دِل سے تیرے لئے دُعا نکلتی ہو گی؟ کیا تیری اس جھوٹی اور عارضی محبت کا سودا تجھے سُکھی رکھے گا؟۔نہ تجھے اپنے دین کا اور نہ تجھے دوسرے کے دین کا پتہ ہے تو یہ اتنا برا فیصلہ تُم نے کیسے کر لیا ہے؟ کیا تُم سمجھتی ہو کہ تیرے ہاتھوں سے لگایا ہوا یہ پودا جس کو اپنے بڑوں کے آنسوؤں اور خون سے سینچ رہی ہو پروان چڑھے گا؟ کیا تُم سمجھتی ہو کہ خدا تمہارا ساتھ دے گا جس کے احکام کو تُم نے پاؤں تلے روند دیا ہے؟ کیا تُم یہ

سمجھتی ہو کہ جس پتھر کو تُم تراش کر بھگوان بنا رہی ہو وہ کل
بھگوان بن جائیگا؟ یاد رکھ اور جواب دے کہ بکرے کی ماں
کب تک خیر منائے گی؟۔ جان لے کہ یہ لَو میرج Love
Marriage نہیں بلکہ یہ سیکس میرج Sex
Marriage ہے۔ یہ کڑوی گولی ہے اور اب تک تو تُم
نے دوسروں کو گولیاں کِھلائی ہیں آج ذرا تُو بھی کھا لے
اس سے تیری روحانی صحت ہو گی اور دوسرے بھی اس
وائرس سے متاثر نہیں ہوں گے۔

میں ایسی کئی بیٹیوں کو جانتا ہوں جنہوں نے غیر مسیحی اور غیر
نجات یافتہ لوگوں سے ازدواجی رشتہ قائم کیا اور کُچھ عرصہ
کے بعد جب وہ غیر نجات یافتہ اور غیر مسیحی نوجوان اپنی

خواہشِ نفس پوری کر چکے تو اُنہوں نے جواب دے
دیا۔ یاد رکھیں کہ جب تک آپ اُس گھر میں ہونگی غلام ہی
رہیں گی۔ نافرمانی کے بعد غلامی ہی ہوا کرتی
ہے۔ اسرائیل کی تاریخ اُٹھا کر پڑھ لیں۔ آج جو آپ
سے وعدے کرتا ہے کہ میں آسمان کے ستارے تمہارے
لئے توڑ لاؤں گا وہ کل تیرے سر کے بال اور تیری بوٹیاں
نوچے گا۔ جو یہ وعدے کرتا ہے کہ میں تمہارے لئے دودھ
کی نہریں بہادوں گا وہ تمہارے آنسوؤں کا دریا بہا دے
گا۔ یہ جھوٹا مکھن لگا کر آپ کو اپنے دامِ عشق میں پھنسا کر
نشانہ ہوس بنانا چاہتا ہے۔ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ تُم
گنڈوئے کی طرف نہ دیکھو کیونکہ گنڈوئے کے اندر گنڈی
بھی ہے۔ اس کے بعد پھر تُم جان چھڑانا چاہو بھی تو کیا

فائدہ کیونکہ تُم تو پھنس چکی ہوگی۔ جسے تُم آج اپنے خوابوں
کا شہزادہ سمجھتی ہو وہ کل تمہارے لئے خون خوار درِندہ بن
جائیگا۔ دھیان دے اور آنکھیں کھول وہ انسان نہیں بلکہ
انسان کے رُوپ میں شیطان ہے۔

کُچھ عرصہ کے بعد آپ کہیں کی بھی نہیں رہیں گی۔ کل جس
نے آپ سے ستارے توڑ لانے کے جھوٹے وعدے کیئے
تھے آج وہ آپ کو ''بھنگن اور چوہڑی'' کہہ کر گھر بدر کر دیگا
اور اُس جھوٹی محبت کی ڈوری کو نفرت کی چھری سے کاٹ
ڈالے گا۔ بتا کہ اُس کا کیا جائیگا؟۔ اُسے تو کوئی اور مِل
جائیگی؟ یہ ملک اُس کا ہے، یہاں پر رہنے والے لوگوں کا
مذہب اُس کا ہے۔ اُس کی ہر جگہ سُنی جائیگی مگر تمہاری کہیں

بھی نہیں سُنی جائیگی۔ تجھے پہلے ہی اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے معاشرے میں عورت کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ تُم نے تو اپنے ہاتھوں سے سارے دروازے بند کردیئے اور نفرتوں کے تالے کس دیئے ہیں۔ اب تو تمہارے لئے آسمان بھی بند ہو چکا ہوگا۔ تُم سب کی نظروں میں گرچکی ہوگی۔ ہوسکتا ہے کہ اب تو تُو اُس سانپ کے بچے کو بھی اپنے بطن میں لئے پھرتی ہوگی۔ میں نے یہاں تک سُنا کہ کئی ایسی نافرمان اور ضدی بیٹیوں نے اپنی من مانی کی اور پھر اپنے ہی ہاتھوں سے خودکشی کرلی۔ خدا نہ کرے کہ تُو بھی ویسی نکلے۔

اے بنتِ کلیسیاء! تُو ہماری عزت ہے، تُو سمجھدار بھی ہے

اور دانا بھی ہے، خوبصورت بھی ہے اور تعلیم یافتہ بھی ہے، ایماندار اور باعزت بھی ہے۔ لہٰذا میں خدا کا خادم ہوتے ہوئے تجھ سے منت کرتا ہوں کہ یہ راستہ جس پر تمہارے لئے سوا کانٹوں کے اور کچھ بھی نہیں ہے اسے ترک کر دے اور اپنی تمام خواہشوں کو مصلوب کر دے، اپنا دِل یسوع کو دے دے کیونکہ وہ تیری بھلائی کا خواہاں ہے۔ اپنے لئے ریت کے گھر نہ بنا اور نہ ہی خیالی قلعے بنا کیونکہ یہ تیرے لئے جائے پناہ نہیں ہو سکتے۔ تو جس سفر پر رواں ہے اس سفر میں ماسوا دُکھوں، مایوسیوں اور سسکیوں کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ سایہ کبھی بھی کسی کے ہاتھ نہیں آیا۔ جب جوانی کا سورج ڈھل جاتا ہے تو پھر وہ کبھی طلوع نہیں ہوتا۔ اس لئے میری باتوں پر دِل لگا اور

ان پر توجہ دے۔

اپنے مستقبل سے متعلق ایسے سہانے خواب نہ دیکھ جو خدا
کی مرضی کے برخلاف ہیں اور ایسی دور کی نظر نہ رکھ جس
سے متعلق تُو کچھ بھی نہیں جانتی کہ کیا ہوگا۔ ایسے جذبات کو
درگور کردے کیونکہ اگر تُو نے نئی پیدائش کا تجربہ حاصل کیا
ہے یعنی مسیح یسوع کو اپنے شخصی نجات دہندہ کے طور پر قبول
کیا ہے تو پھر خیال کر کہ......

بھول جاتے ہیں لذتِ پرواز
جن پرِندوں کے پَر نہیں ہوتے

مجھے کئی ایسے جوڑوں سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا ہے کہ میاں غیر مسیحی ہے اور بیوی مسیحی ہے۔ اور مسیحی بیوی کی طرف سے جواب یہ ملتا ہے کہ "یہ خود ہی بعد میں مسیحی ہو جائیں گے"۔ بعض یہ کہتی ہیں کہ ہم دونوں نے فیصلہ کیا کہ دونوں اپنے اپنے مذہب پر چلیں گے۔ اور بعض کا یہ جواب ہوتا ہے کہ "میں نے ان سے اسی لئے شادی کی کہ وہ مسیحی ہو جائیں"۔ واہ بھئی کیا بات ہے آپ کے اتنے بڑے احسان کی۔ آپ کی طرح کے نادان دانا لوگوں کی کمی نہیں ہے اور خدا نہ کرے آئندہ کے لئے مائیں ایسے احمقوں کو جنم دیں۔

میرا ذاتی طور پر جو مشورہ ہے وہ یہ ہے کہ والدین بذاتِ

خود مسیح یسوع کو اپنے خداوند اور شخصی نجات دہندہ کے طور
پر قبول کریں اور پھر اپنے خاندان میں دُعا اور حمد و ثنا کے
گرے ہوئے مذبحوں کو پھر سے بحال کریں اور صبح و مساء
اُن پر خداوند کی ستائش اور دُعاؤں کا بخور جلائیں۔ یوں وہ
اپنے بچوں کو نمونہ دیں تا کہ وہ خود بھی جائز و ناجائز میں تمیز
کر سکیں۔ اور ہمارے بچوں کو بصارت کیساتھ ساتھ روحانی
اعتبار سے بصیرت بھی ملے تا کہ وہ ہمارے لئے بدنامی اور
بے عزتی کا سبب نہ ہوں۔ اس طرح کے زیادہ تر
واقعات ایسے خاندانوں میں ہی ہوتے ہیں جہاں پر مادہ
پرستی ہے اور مسیحی چرچ جانا بھی گوارہ نہیں کرتے۔ خدا کو
اپنی طرف کرنے کے لئے خادموں کو رشوت دیتے ہیں اور
خادم بھی ایسے ہی ہیں جو اُن کے لئے برکت مانگتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کی جیب گرم ہوتی ہے اور اگر برکت نہیں مانگیں گے، کھری کھری سُنائیں گے تو روزی کا یہ دروازہ بھی بند ہو جائیگا۔ افسوس ایسے خادموں پر جو رازق کے پیچھے نہیں بلکہ رزق کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ اُنہوں نے متی ۶: ۳۳ کا اپنی زندگی پر اطلاق نہیں کیا ہوتا۔ وہ سائے کے پیچھے بھاگتے ہیں جبکہ سایہ کبھی کسی کے ہاتھ نہیں آیا۔ اُن کا خدا تو غیور ہے لیکن وہ خود غیور نہیں ہیں۔ خدا آج ایسے خادموں کو ڈھونڈتا پھرتا ہے جو ناتن نبی کی طرح داؤد بادشاہ کے دربار میں کھڑے ہو کر جو کہنا ہے صاف صاف کہہ دیں۔ یاد رکھیں کہ پتھروں کو توڑنے کے لئے ہتھوڑا اور بارود استعمال کرنا پڑھتا ہے۔ خدا کا کلام ہتھوڑے کی مانند ہے اور اسے چلائیں تاکہ پتھر دِل لوگ

موم ہو جائیں۔

میں یہاں پر ایک اور نصیحت کرتا چلوں، چاہے مجھے سولی پر چڑھانا ہے تو چڑھادیں کوئی بات نہیں، میں تو پہلے ہی خار دار راہوں کا راہی و مسافر ہوں کہ ایسے والدین جو اپنی جوان بیٹیوں اور بیٹوں کیساتھ بیٹھ کر اس دور کے ملکی اور غیر ملکی ڈرامے دیکھتے اور نیم برہنہ فلمیں دیکھتے اور کسی عاشق کے اپنی معشوق سے متعلق ڈائیالاگ سُنتے اور اپنی آنکھیں اور کان گرم کرتے ہیں اُنہیں شرم ہونی چاہیئے بلکہ ڈوب مرنا چاہیئے۔کیا آپ ایسا کر کے اپنے ان ہی بچوں سے توقع کرتے ہیں کہ جو وہ آج دیکھتے اور سُنتے ہیں، یہ کل اسی طرح نہیں کریں گے؟ بتایئے ناں؟۔افسوس اس بات کا

ہے کہ ایسے خاندانوں کو خدا کے قدموں میں آتے ہی نیند کا ٹیکہ لگ جاتا ہے جبکہ ٹی وی کے آگے ساری رات اور سارا دِن اور پھر ساری رات اور پھر سارا دِن بھی بیٹھے رہیں تو بھی اُنہیں نیند نہیں آتی۔ جوان والدین تو درکنار بوڑھے بھی پورا پورا ساتھ دیتے ہیں اور جانتے ہیں کہ کونسے دِن کونسی فلم اور کونسا ڈرامہ لگتا ہے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ میری نانی کو صرف یہ والا ڈرامہ پسند ہے۔ شاید نانی کی آنکھوں میں روشنی ہی نہیں مگر فلم اور ڈرامہ نہیں چھوڑنا۔

اے سدومؔ و عمورہؔ کے لوگو! خدا راہ باز آ جاؤ ورنہ آہستہ آہستہ کرتے کرتے، آج بیٹی گئی کل بیٹا چلا جائیگا اور یوں بھیڑ خانہ خالی ہو جائیگا۔ اس مضمون پر بحث نہ کریں کہ

''کوئی گل نہیں اے، خیر اے، ڈرامیاں تہ فِلماں وچ وی سبق ہندا اے''۔ اگر آپ خداوند کے زندگی بخش کلام سے سبق نہیں سیکھتے تو پھر آپ کبھی بھی نہیں سیکھ پائیں گے۔ بہانے بنانا چھوڑ دیں کیونکہ یہ اُس بڑے ڈرامے باز، بہانے باز اور پرانے دُشمن یعنی ابلیس کا کام ہے۔ خدا کے لئے اپنی اولاد کو آنے والے سونامی طوفان سے بچا لیں۔ یہ قوم کا سرمایہ، ہمارے مستقبل کی اُمید، معمارِ کلیسیاء، کلیسیاء کی ریڑھ کی ہڈی اور اُن تیروں کی مانند ہیں جنہیں ہم چاہیں تو صحیح نشانے پر پھینک سکتے ہیں (زبور ۱۲۷)۔

میری دُعا ہے کہ خداوند آپ کو چشمِ بینا عنایت فرمائے تاکہ آپ اپنے گھر کی چادر اور چار دیواری میں رہیں۔ خداوند آپ کو بدل کر برکت بخشے اور اپنے جلال کے لئے استعمال کرے۔ آمین

مزید معلومات اور مصنف کی
دیگر تصانیف کیلئے آج ہی لکھیے
پوسٹ بکس نمبر17686 کراچی 75300
فون نمبر: 0300-9255227

ویب سائٹ:
www.newlifeinstitute.org

مصنف کا یہ مضمون ایک اخبار اور کچھ
جریدوں میں بھی آ چکا ہے اور اہلِ دانش
نے مشورہ دیا کہ اسے ایک کتابی صورت
بھی دی جائے تا کہ جن تک اخبار نہیں پہنچ
سکتا وہ بھی اسے پڑھ کر اپنے صفیں درست
کر پائیں۔ لہٰذا یہ قلیل سا کتابچہ بڑی ضخیم
باتوں کیساتھ آپ کی نظر ہے۔ اُمید کرتا
ہوں کہ آپ اسے پڑھ کر دوسروں کیلئے
برکت کا سبب بنیں گے۔